زلزلہ — چند شبہات کا ازالہ

۸/اکتوبر ۲۰۰۵ء کو آنے والے زلزلہ نے پوری پاکستانی قوم کو ہلا کر رکھ دیا، میڈیا نے متاثرہ علاقوں اور لوگوں کی جو تصویر کشی کی، اس نے ساری پاکستانی قوم کو ذہنی اور قلبی طور پر متاثر کیا...... علماء اور شریعت سے واقفیت رکھنے والے اہلِ قلم نے بجا طور پر یہ بات کہی اور لکھی کہ اس طرح کے زلزلے اور آفتیں قدرت کی طرف سے اسی وقت آتی ہیں جب گناہوں اور اللہ کی نافرمانیوں کی کثرت ہوتی ہے، اس لیے پوری قوم کو اللہ کی طرف پلٹنا چاہیے، معصیتوں سے آلودہ زندگی سے توبہ کرنی چاہیے، استغفار کرنا چاہیے اور اپنے اعمال اور روش میں بہتری لانی چاہیے...... یہ کوئی نئی بات نہیں وہ دانائے سبل، ختم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اپنی مبارک احادیث میں جگہ جگہ بتلا چکے ہیں اور اللہ تعالیٰ، ان حضرات محدثین کی قبروں کو نور سے بھر دے، جنھوں نے حضورؐ کے ایک ایک فرمان کو آنے والی نسلوں کی رہنمائی و ہدایت کے لیے محفوظ کیا، چنانچہ ''کتاب الفتن'' کے عنوان سے حضرات محدثین، حدیث کی کتابوں میں مستقل عنوان قائم کرتے ہیں اور اس کے تحت حضورؐ کی ان احادیث کو ذکر کرتے ہیں جن میں آپ نے امت محمدیہ پر آنے والی آفتوں اور فتنوں کی نشاندہی فرمائی ہے۔ ان میں زلزلوں، طوفانوں، آفتوں، فتنوں اور ان کے اسباب و علامات کا تفصیل سے ذکر ہے۔ علامہ عینیؒ نے صحیح بخاری کی شرح ''عمدۃ القاری'' میں لکھا ہے کہ حضرت فاروق اعظمؓ کے عہد مبارک میں زلزلہ آیا، وہ ایک خاص جلالی شان اور اللہ کے ہاں بلند مقام رکھتے تھے، انھوں نے لوگوں سے کہا ''یہ سب تمھارے کرتوتوں کا نتیجہ ہے، اگر یہ زلزلہ دوبارہ آیا تو میں تمھارے درمیان سے نکل جاؤں گا'' کیونکہ دوبارہ آنے کا مطلب یہ ہے کہ تم نے اپنے اعمال ٹھیک نہیں کیے۔

حدیث شریف کی سب سے بڑی کتاب ''کنز العمال'' میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے حوالے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد منقول ہے اذا ظهرت الفاحشة كانت الرجفة یعنی جب فحاشی کو غلبہ حاصل ہوگا تو زلزلہ آئے گا...... موجودہ زلزلے سے متعلق بعض لوگوں کے ذہنوں میں کچھ شبہات اور سوالات پائے جاتے ہیں۔

☆— ایک سوال یہ کیا جاتا ہے کہ یہ آزمائش ہے یا اللہ کی طرف سے عذاب؟...... حقیقت یہ ہے کہ یہ آزمائش بھی ہے اور ہمارے مجرمانہ غفلتوں اور معصیتوں کی سزا بھی، صلحاء اور نیکوکاروں کے لیے آزمائش ہے اور مجرمین کے لیے عذاب...... قانونِ الٰہی یہ ہے کہ جب اس طرح کی آفت آتی ہے تو اس کے لپیٹ میں نیک و بد سب ہی آتے ہیں، صحیح بخاری، کتاب الفتن میں، حضرت ابن عمرؓ نے حضور کا ارشاد نقل کیا ہے کہ ''اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کو عذاب میں مبتلا کرتا ہے تو نیک بد سب اس کی زد میں آتے ہیں، ہاں آخرت میں ان کی اٹھان ان کے اعمال کے مطابق ہوگی''...... دنیا میں نیکی کی راہ اختیار کرنے والا کا رتبہ یقیناً اس شخص سے آگے ہوگا جس کی بدعملی دنیوی سزا کا سبب بنی۔

☆— ایک شبہ یہ کیا جاتا ہے کہ اگر عذاب ہے تو اس میں مرنے والوں کو شہید کیونکر قرار دیا جاسکتا ہے، کیا اللہ کے عذاب کو دعوت دینے اور اس میں مرنے والے کو شہادت کا رتبۂ بلند دیا جاسکتا ہے؟...... مسند احمد کی ایک روایت میں اس کا حل آگیا ہے، حضورؐ نے فرمایا یہ امت، امت مرحومہ ہے، فتنوں اور زلزلوں کی صورت میں، اسے (اس کے گناہوں کا) عذاب اور سزا دی جاتی ہے...... جس کا حاصل یہ ہے کہ آنے والی قدرتی آفت اس کے گناہوں کی سزا بھی ہوتی ہے اور کفارہ بھی اور یوں دنیا میں سزا پانے کے بعد اخروی اعتبار سے، اسے شہید کا درجہ دیا جاسکتا ہے۔

☆— بعض صحافیوں اور کالم نگاروں نے بڑی عجیب بات لکھی، ان کا کہنا ہے کہ جن علاقوں میں زلزلہ آیا ہے، وہاں پہلے سے غربت و افلاس کا گراف بہت بلند ہے اور زندگی اس قدر پُر مشقت ہے کہ لوگوں کو گناہوں کی فرصت ہی نہیں، گناہ تو بڑے شہروں کے اندر امیروں کے دولت کدوں اور عیش خانوں میں ہوتے ہیں، گویا وہ بین السطور اسے ناکردہ گناہوں کی سزا سمجھ رہے ہیں۔

یہ وہ مکتب فکر ہے جس کے نزدیک دولت دنیا کی سب سے بڑی نعمت اور غربت کائنات کی سب سے بڑی محرومی ہے جس کے ساتھ انسان سے کوئی گناہ ہو ہی نہیں سکتا...... یہ فکر و نظر کی گمراہی ہے، حقیقت یہ ہے کہ گناہ اور اللہ کے احکام کی نافرمانی کی نوعیت، دولت اور غربت سے بدلتی نہیں، گناہ چاہے کسی امیر کبیر کے محل میں ہو یا کسی مفلس کی جھونپڑی میں، اس کی شامت دونوں جگہ یکساں اور وہ دونوں جگہ باعثِ وبال ہے۔ پھر ہمیں یہ پہلو بھی نظر انداز نہیں کرنا چاہیے کہ آنے والی تباہی سے عبرت حاصل کرکے اگر دوسرے شہر سنبھلتے نہیں ہیں تو اس سے بڑھ کر تباہی اور بربادی ان کی طرف متوجہ نہیں ہوگی، کیا معلوم کہ باز نہ آنے کی صورت میں ان کی باری میں بربادی کب، کیسے اور کس قدر آتی ہے؟...... اللہ تعالیٰ ہماری حفاظت فرمائے اور ہمیں نافرمانی اور گناہ سے بچنے، معافی مانگنے اور کامل ایمان والی زندگی کی طرف پلٹنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین